کی راہ کو مسدود کر دے۔ آپ ﷺ کی اس تعلیم پر عمل کی نظیر ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ سے زائد از ضرورت زمین کے واپس لینے سے ملتی ہے۔ بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے زمین طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں وسیع زمین عطا کر دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ آپ نے حضور اکرم ﷺ سے کافی زمین طلب کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ زمین آپ کو عطا کر دی، کیونکہ آپ ﷺ سے جو بھی سوال کیا جاتا تھا آپ ﷺ کبھی انکار نہ فرماتے تھے۔ اب جو زمین آپ کے پاس ہے آپ وہ ساری آباد نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی آپ آباد کر سکیں وہ آپ رکھ لیں، اور جو آپ آباد نہ کر سکیں وہ ہمیں دے دیں، ہم وہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیں گے۔ بلال بولے میں تو اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو آپ کو کرنا ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے وہ زمین لے لی، جسے وہ آباد نہیں کر سکتے تھے اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ (۱)

۱۷۔ غلام کے حقوق

اسلام کو غلامی وراثت میں ملی۔ ظہور اسلام کے وقت کے حالات کے پیش نظر اسے یک لخت ختم کر دینا ممکن نہ تھا۔ تاہم آپ ﷺ نے ایسے احکامات جاری فرمائے اور غلاموں کے حقوق بارے ایسی ہدایات دیں جن سے بتدریج غلامی کا خاتمہ ہوگیا۔ ذاتی طور پر آپ نے غلام سازی کے عمل کو روکا اور پہلے سے جو غلام موجود تھے ان کی آزادی اور

(۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۵: ۵۱۹، ۱۱: ۹

۲۔ ابن قدامہ، المغنی، ۶: ۱۴۹

۳۔ ابو عبید، کتاب الاموال، ۲۹۰

۴۔ ابو یوسف، کتاب الخراج: ۶۷

۵۔ ابن آدم، کتاب الخراج: ۹۲

معاشرے میں ان کے باوقار مقام کے لئے اپنے عمل مبارک سے مثال قائم کی۔

آج کے جدید تہذیبی ارتقاء کے دور میں اس امر کا تصور بھی محال ہے کہ صدیوں پہلے کے عرب معاشرے میں غلام کو اتنے حقوق دیئے جاسکتے تھے یہ صرف مسلم معاشرہ تھا جہاں غلام کو برابر اور مساوی انسانی حقوق حاصل ہوئے ورنہ دیگر دنیا میں دور حاضر تک غلاموں کی صورت حال ابتری کا شکار تھی۔ برطانیہ میں انسداد غلامی کا بل 1788ء میں Wilberforce نے پارلیمنٹ میں پیش کیا اور اسے منظور کر کے قانون بننے میں 19 سال لگ گئے۔ 1796 میں ایوان عام (House of Commons) میں Sir William Young نے بل پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

"Nothing I am persuaded could tend more to render that Negroes on the plantations discontented than an assurance that their labours were not to be alleviated by the arrival of assitance."

''میں نہیں سمجھتا کہ نو آبادیوں میں غلاموں کو اس سے زیادہ کوئی بات پریشان کرسکتی ہے کہ امداد آنے پر ان کی محنت میں کمی نہ آئے گی۔''

1805ء میں General Gascoyne نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:

How impolitic than it is to raise doubts & questions in their (the slaves') minds upon the subject of empancipation, for to that this question ultimately leads & how pregnant with danger is such conduct to our colonial interests & possessions.

''انسداد غلامی کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے سے زیادہ غیر مہذب امر کیا ہوسکتا ہے! کیونکہ یہ سوال بالآخر ان بھاری خطرات کا باعث بنتا ہے جو ہمارے نو آبادیاتی مفادات و املاک کی تباہی پر منتج ہوں گے۔''

1806 میں Sir Robert Peel نے غلاموں کی خرید و فروخت کے کاروبار کو برطانیہ کے لئے جائز اور درست قرار دیتے ہوئے کہا:

It is okay for Britian to carry on this slave trade, it would not be okay for its rivals to do so. The slave trade in other hands would be infinitely to the disadvantage of Africa in point of humanity.

''غلاموں کی خرید و فروخت کا کاروبار برطانیہ کے لئے درست مگر اس کے حریفوں کے لئے ناجائز ہے کیونکہ مخالف ممالک کے ہاتھوں غلاموں کی تجارت کو جائز قرار دینا انسانی بنیادوں پر افریقہ کیلئے غیر محدود طور پر نقصان دہ ہے۔''

الغرض کم و بیش 19 سال بعد برطانوی ایوانِ نمائندگان میں منظوری حاصل کر سکا۔ امریکہ میں بھی 1863ء میں ابراہام لنکن کے Emancipation Proclamation کے بعد ہر غلامی کا خاتمہ ہو سکا۔

جبکہ حضور اکرم ﷺ نے غلامی کے خاتمے کے لئے غلاموں کو آزاد کرنے کی ابتدا کی۔ حضرت ابو ہریرہ ص روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

من اعتق رقبة مسلمة اعتق الله بكل عضو منه عضوا من النار حتى فرجه بفرجه۔(۱)

''جو مسلمان غلام کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس کا عضو آگ سے آزاد فرمائے گا حتیٰ کہ شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ۔''

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۴۶۹، رقم: ۶۳۳۷
۲۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۱۱۴۷، رقم: ۱۵۰۹
۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۱۱۴، رقم: ۱۵۴۱
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۸۷۴
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۲۷۲، رقم: ۱۰۶۴۰
۶۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۲۰، رقم: ۲۹۱۶
۷۔ جرجانی، تاریخ جرجان، ۱: ۱۰۶، رقم: ۹۰

آپ ﷺ نے غلام اور ذاتی ملازمین کو معاشرے میں باوقار مقام عطا کرنے کے لئے مختلف حقوق عطا فرمائے:

i- عزتِ نفس کا حق

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ یقول "من ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه"۔(۱)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو اپنے غلام کو ناکردہ جرم کی سزا دے یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔''

ii- رہن سہن میں مساوات کا حق

عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ: "اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن جعل الله اخاه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا یکلفه من العمل ما یغلبه فان کلفه ما یغلبه فلیعنه علیه۔(۲)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنہیں اللہ

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۲۷۹، رقم: ۱۶۵۷
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۵، رقم: ۵۰۵۱
۳۔ ابوعوانہ، المسند، ۴: ۶۸، رقم: ۶۰۵۵

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۴۸، رقم: ۵۷۰۳
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۴: ۳۳۴، رقم: ۱۹۴۵
۳۔ ابوعوانہ، المسند، ۴: ۷۲، رقم: ۶۰۶۸
۴۔ منذری، الترغیب والترہیب، ۳: ۱۶۹، رقم: ۳۴۴۵

تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دے دیا وہ تمہارے بھائی ہیں تو جسے اللہ اس کے بھائی کا مالک بنا دے اسے اس میں کھلائے جو خود کھائے اور اس سے پہنائے جو خود پہنے اور اس کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب آ جائے اور اگر غالب کام کی تکلیف دے تو اس پر اس کی مدد کرے۔‘‘

عن عبداللہ بن عمرو جاؤہ قھرمان له فقال له فدخل اعطیت الرقیق قوتھم؟ قال: لا قال: فانطلق فاعطھم فان رسول اللہ ﷺ قال کفی بالمرء اثما ان یحبس عمن یملك قوته ۔(۱)

’’حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک خزانچی آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم نے غلاموں کو ان کا کھانا دیدیا، بولا نہیں، فرمایا جاؤ انہیں دے دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کیلئے یہی گناہ بہت ہے کہ مملوک سے اس کا کھانا روکے۔‘‘

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ: من لا ئمکم من مملوکیکم فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تلبسون ومن لا یلائمکم منھم فبیعوہ فلا تعذبوا خلق اللہ۔(۲)

---

(۱) ا۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۶۹۲، رقم: ۹۹۶
۲۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۵: ۱۹۰
۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۴۹۶
۴۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۷: ۱۴۲
۵۔ مدینی، نزہۃ الحفاظ، ۱: ۴۵
۶۔ شمس الحق، عون المعبود، ۵: ۷۶
۷۔ اندلسی، تحفۃ المحتاج، ۲: ۳۵۲، رقم: ۱۴۰۶

(۲) ا۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۴۱، رقم: ۵۱۶۱
۲۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۵: ۱۹۰
۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۴۹۶

←

’’حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے غلاموں سے جو تمہارے موافق ہو۔ تو اس میں سے اسے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور پہناؤ اس سے جو خود پہنتے ہو۔ اور جو موافق نہ ہو اسے بیچ دو، اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔‘‘

iii- نا قابلِ برداشت مشقت سے تحفظ کا حق

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ للمملوك طعامه و کسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق۔(۱)

’’غلام کے لئے اس کا کھانا اور کپڑا ہے اور اسے اس قدر کام کی تکلیف نہ دو جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔‘‘

iv- تشدد سے تحفظ کا حق

حضرت ابن مسعود انصاری ﷺ فرماتے ہیں:

------۴۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۷:۱۴۲

۵۔ مدینی، نزہۃ الحفاظ، ۱: ۴۵

۶۔ شمس الحق، عون المعبود، ۵: ۷۶

۷۔ اندلسی، تحفۃ الحتاج، ۲: ۳۵۲، رقم: ۱۴۰۶

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۲۸۴، رقم: ۱۶۶۲

۲۔ احمد، المسند، ۲: ۲۴۷، رقم: ۷۳۵۹

۳۔ شافعی، السنن الماثورۃ، ۱: ۳۹۳، رقم: ۵۴۸

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۹۱، رقم: ۱۶۸۵

۵۔ ابوعوانۃ، المسند، ۴: ۴۷، رقم: ۶۰۷۳

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۶

۷۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۷۷، رقم: ۱۹۲

كنت اضرب غلاما لى فسمعت من خلفى صوتا "اعلم ابا مسعود! لله اقدر عليك منك عليه" فالتفت فاذا هو رسول الله ﷺ فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله فقال "اما لولم تفعل للفحتك النار او لمستك النار" ۔(۱)

''میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابو مسعود سوچو کہ اللہ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنے تم اس پر ہو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آزاد ہے اللہ کی راہ میں تب حضور ﷺ نے فرمایا، اگر تم یہ نہ کرتے تو تم کو آگ جلاتی یا آگ پہنچتی۔''

۷- تعلیم وتربیت کا حق

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ثلثة يؤتون اجرهم مرتين: الرجل تكون له الامة فيعلمها فيحسن تعليمها و يودبها فيحسن ادبها ثم يعتقها فيتزوجها فله اجران و مومن اهل الكتاب الذى كان مومنا ثم امن بالنبى ﷺ فله اجران والعبد الذى يؤدى حق الله و ينصح لسيده۔(۲)

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۲۸۱، رقم: ۱۶۵۹

۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۳۷۳، رقم: ۸۵۶۹

۳۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۷۱، رقم: ۱۷۱

۴۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۳: ۱۴۷، رقم: ۳۴۳۸

۵۔ ابن حزم، المحلی، ۹: ۲۱۰

۶۔ شوکانی، نیل الاوطار، ۶: ۲۰۶

۷۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۶: ۶۸

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۰۹۶، رقم: ۲۸۴۹

۲۔ ابوعوانۃ، المسند، ۳: ۶۸، رقم: ۴۲۲۴

’’تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دگنا اجر ملے گا: ایک وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو پس اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے پھر اسے اچھا ادب سکھائے پھر آزاد کر کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کر لے تو اس کے لئے دگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اور اب حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لے آیا تو اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔‘‘

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی آخرالزماں ﷺ نے فرمایا:

ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب امن بنبيه و امن بمحمد ﷺ والعبد المملوك اذا ادى حق الله و حق مواليه و رجل كانت عنده امة يطأها فأدبها فأحسن تاديبها و علمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها، فله اجران‘‘(۱)

’’تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے اور (دوسرے) مملوک غلام جب کہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے، اور (تیسرے) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱:۴۸، رقم: ۹۷
۲۔ بخاری، الادب المفرد، ۱: ۸۰، رقم: ۲۰۳
۳۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۳: ۱۵، رقم: ۲۸۹۵
۴۔ خطیب بغدادی، موضح أوھام الجمع والتفریق، ۱: ۲۹۰
۵۔ زرعی، حاشیہ ابن القیم، ۱۴: ۴۵

عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا، اس کے لئے دو گنا ثواب ہے۔‘‘

vi- اِمامت و سیادت کا حق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

یومهم اقرء هم لكتاب الله ولا يمنع العبد من الجماعة بغير علة۔(۱)

’’لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو ان سب میں کتاب اللہ کی قرات زیادہ جانتا ہو اور بے وجہ غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔‘‘

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

كان سالم مولى ابى حذيفة يؤم المهاجرين الاولين و اصحاب النبى ﷺ فى مسجد قباء فيهم ابوبكر و عمر و ابو سلمة و زيد و عامر بن ربيعة۔(۲)

’’سالم مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب کی مسجد

---

(۱) ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۳: ۱۹۰، رقم: ۴۱۸

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۲۵، رقم: ۶۷۵۴

۲۔ عبدالرزاق، المصنف، ۲: ۳۸۸، رقم: ۳۸۰۷

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۷: ۵۹، رقم: ۶۳۷۱

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۸۹، رقم: ۴۹۰۳

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳: ۸۷

۶۔ مالک، المدونۃ الکبریٰ، ۱: ۸۵

قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے۔‘‘

الغرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی معاشرتی و سماجی روایت کی بنیاد رکھ دی جس سے غلاموں کا سماجی و معاشرتی مرتبہ بڑھ گیا اور بتدریج انسانی شعور نے غلامی کے ادارے کے کلی قلع قمع کو قبول کر لیا اور آج صفحہ ہستی سے انسانی تکریم کے منافی اس institution کا خاتمہ ہو گیا۔

۱۸۔ قیدیوں کے حقوق

قرآن حکیم نے قیدیوں سے حسن سلوک کی تعلیم دی۔ کیونکہ اسلام میں کوئی بھی امر محض اذیت و تکلیف رسائی کے لئے روا نہیں بلکہ اہل مقصود خیر و معروف کا فروغ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیوں سے حسن سلوک کی تعلیم دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ حسن سلوک سے قیدیوں کی اصلاح احوال اور ان کے اسباب قید کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن حکیم نے قیدیوں کے اس حق کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۝ (۱)

’’اور (یہ وہ لوگ ہیں جو) مسکین، یتیم اور قیدی کو اس کی (یعنی اللہ کی) محبت میں کھانا کھلاتے ہیں (ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ) ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر میں قید ہو کر آنے والے قیدیوں سے حسن سلوک کی نظیر اپنے اسوۂ حسنہ سے قائم فرمائی:

(۱) القرآن، الدہر، ۷۶: ۸۔۹